Here we reproduce Maulana Abdul Haq Vidyarthi’s article *Ved ka Bhaid* (‘Secret of the Vedas’), which appeared in the feature headed *Tahqiq-ul-Adyan* (Research into Religions) in *Paigham Sulh,* 25 August 1923. We have scanned the article from the original, large page size, 3-column format magazine, and display it below, laid out according to the page size here. (In three places it was not possible to scan a line that was close to the magazine margin, and those lines have been retypeset here.)

On 6 October 1923, Maulana Abdul Haq Vidyarthi, along with the editor of *Paigham Sulh,* and its publisher and printer, were arrested by the Police through a government-issued warrant under Section 153-A for publishing this article. Later the case against them was dismissed.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

تحقیق الادیان

وید کا بھید

مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی کے قلم سے

بھارتی ہندو شدھی سبھا آگرہ کی طرف سے مسلمانوں پر بار بار یہ اعتراض کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں ماسی پھوپھی اور چچی کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ حالانکہ وہ بھی ایک طرح کی بہن ہی کہلاتی ہے۔ خدا کی شان اب مینڈکی کو بھی زکام ہونے لگا۔ وہ آریہ دھرم[1] کہ جس میں ماں بہن اور بیٹی تک سے جماع کرنا جائز ہے۔ وہ بھی اسلام جیسے پاک مذہب کے منہ آنے لگا۔ اسلام پر یہ اعتراض کرتے وقت ہمارے دوست سب سے اول دیوتا ویدوں کے ملہم برہما جی نے کام دیوتا (فرشتہ شہوت) کے ہاتھوں مجبور ہو کر اور اپنی عقل کو خیرباد کہہ کر اپنی بیٹی سرسوتی سے جو کچھ کیا اس کو بالکل بھول ہی گئے۔ شریمد بھاگوت کے مصنف کے نزدیک تو خیر گذری کہ اپنی من موہنی بیٹی سرسوتی پر موہت ہو کر پیچھے پڑے ہوئے بوڑھے باپ کو اس کے بیٹوں نے سمجھا لیا۔ مگر اس کو کیا کہا جائے کہ مہا بھارت کے مصنف نے تو بھانڈا ہی پھوڑ دیا۔ جن لوگوں کو اس قصہ کی تحقیق کا شوق ہو وہ مہا بھارت کے آدی پرب اور سکھ ساگر نامی گرنتھ پڑھ کر لطف اندوز ہوں مسلم تہذیب اور شائستگی ان کے نقل کرنیکی ہمیں اجازت نہیں دیتی

آریہ دھرم میں ماں بہن اور بیٹی سے نکاح

سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سملاس میں آریہ دھرم کے ایک بہت بڑے فرقہ شاکت مت (وام مارگ) کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ خواہ اپنی لڑکی بہن وغیرہ ہی کیوں نہ ہو سب کے ساتھ سنگم (جماع) کر لینا چاہیے

ان وام مارگیوں کے دس مہا ودیا (اعلی علوم) مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک ماتنگی ودیا لا کہتا ہے کہ ماترم اپی نہ تیجیت ماں کو بھی جماع کئے بغیر نہ چھوڑنا چاہیئے۔ آریہ دھرم کا یہ فرقہ اس قدر پرانا فرقہ ہے کہ آریہ مذہب کا اور کوئی پرانا فرقہ اس قدامت کو نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ رگ وید میں اس فرقہ کے نام اور خاص طریقہ تعلیم کا ذکر صاف الفاظ میں آتا ہے۔

یدشام اینو انیسیہ وا جم شاکتیو ووتی شکشمانہ جب ان میں سے ایک دوسرے کے ساتھ کلام کرتا ہے تو گویا شاکت مت والے کی طرح تعلیم دیتا ہے۔ رگ وید ۱۰۳/۵/۷

یہ کون نہیں جانتا کہ شاکت مت والے اپنی تعلیم کو خفیہ طور پر اشاروں سے دیا کرتے ہیں پس جہاں وید نے شاکت مت کا ذکر کیا وہیں اسکے خاص طریقہ کو بھی تعلیم فرما دیا۔

اس مذہب کی ایک اور خاص تعلیم یہ ہے کہ یہ لوگ عورت اور مرد کو ننگا کر کے ان کے اعضائے مخصوصہ کی عبادت کرتے ہیں۔ (دیکھو سنت پربھو دیال کی کتاب گپت پرکاش اور رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا وغیرہ) ان کی اس تعلیم کا ذکر بھی ویدوں میں صاف طور پر آتا ہے۔ چنانچہ رگ وید ۲۱/۵/۷ اور ۹۹/۳/۱۰ میں صاف طور پر شِشن (آلۂ تناسل) کو ان کا دیوتا بتلایا گیا ہے کہ جس کی وہ پوجا کرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ شاکت مت ہی فی الحقیقت ویدوں کا دھرم ہے باقی جسقدر فرقے آریہ دھرم کے ہیں وہ سب نئے ہیں اور ان کا نام و نشان تک ویدوں میں نہیں ملتا۔

اس پر ہم انشاء اللہ پھر کبھی تفصیل کے ساتھ لکھینگے۔ اس وقت ہم صرف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ شاکت مت کا عقیدہ کہ بہن اور بیٹی کے ساتھ نکاح جائز ہے وید کے دھرم کے عین مطابق ہے۔

فٹ نوٹ

[1] اس مضمون کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمارے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے لفظ "آریہ" کا استعمال اس مضمون میں اپنے آریہ سماجی دوستوں کی منشاء کے عین مطابق کیا ہے کیونکہ انکا یہ ایک مسلمہ مقولہ ہے

کہ جو لوگ آجکل ہندو لفظ سے پکارے جاتے ہیں وہ سب آریہ ہیں۔ چاہے آریہ سماجی نہ ہوں۔ ہندو ایک مکروہ شبد ہے جو غیر ملک والوں نے ہمارے لئے طنزاً مقرر کیا تھا۔ اسلئے حقیقت میں ہندو کوئی نہیں سب آریہ ہیں۔ (دیکھو آریہ سبھا دھون ۱۵ اشیہ کلیات آریہ مسافر)

(۲) بہن بھائی کی شادی اور وید

ویدوں میں یم یمی سمواد کے نام سے جوڑیا (توام) بھائی بہن کا ایک مکالمہ درج ہے کہ جسمیں یمی (بہن) اپنے بھائی (یم) کو اسکے ساتھ بیوی خاوند کے تعلقات قائم کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ مگر یم اس سے انکار کرتا ہے۔ اس مکالمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وید کا منشا اسکے درج کرنے سے بہن بھائی کی شادی کو ٹھیراتا ہے کیونکہ (۱) یمی کا کلام بھائی کے ساتھ دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور بھائی کے دعاوی کو یمی نے دلائل سے رد کیا ہے۔ یم بھائی یمی کی ایک بھی دلیل کا کافی جواب نہ دے سکا بلکہ محض انکار کرتا جاتا ہے۔

(۲) یم نے یہ جواب کہیں نہیں دیا کہ ایسی شادی وید کی رو سے ناجائز ہے۔ ہاں منتر ۱۲ میں صرف اتنا کہا ہے کہ لوگ اس کو جائز نہیں سمجھتے

(۳) سوامی دیانندجی نے تو اس سوکت کے ایک منتر کی تشریح کرتے ہوئے صاف طور پر ثابت کردیا ہے کہ اس جوڑے کی باہم شادی ہو چکی ہوئی تھی چنانچہ اس سوکت کے منتر ۱۰ کے ایک ٹکڑے انیم اچھسو سبھگے پتم ست کا ترجمہ کرتے ہوئے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب عورت کو اجازت دے کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے دوسرے خاوند کی خواہش کر"

اس ترجمہ سے صاف ظاہر ہے کہ سوامی دیانندجی کے نزدیک یم یمی کی باہم شادی ہو چکی ہوئی تھی مگر یم خاوند اپنی بیوی یمی کو کہ جو وواہ سے پیشتر اسکی بہن تھی اب بحیثیت خاوند حکم دیتا کہ "اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر"

پھر ایک اور لطف کی بات ہے کہ یم نے یہاں یمی کو سبھگے سے خطاب کیا ہے اور منوسمرتی ۳/۱۱ میں اس لفظ کو بہن کا مرادف قرار دیا گیا ہے۔ پس یم اور یمی وید کے نزدیک بھائی بہن تھے مگر سوامی دیانندجی کے نزدیک وہ بیوی خاوند بھی تھے نتیجہ ظاہر ہے کہ وید کی رو سے بہن بھائی بیوی خاوند بھی ہو سکتے ہیں یعنی بھائی اپنی بہن سے شادی کر سکتا ہے۔

(۳) اپنی بیٹی سے نکاح اور وید

ویدوں میں باپ بیٹی کے جماع کا ذکر متعدد مرتبہ آیا ہے۔ چنانچہ رگوید ۱/۷۱/۵ کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانندجی لکھتے ہیں کہ وہنی یعنی سورج جو بمنزلہ باپ ہے شفق میں جو بمنزلہ اسکی بیٹی کے ہے کرن کی صورت میں نطفہ سے حمل قائم کرتا ہے جس سے دن جو اسکے فرزند کی مثال ہے پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح رگوید ۱/۱۶۴/۳۳ میں ہے "پتا دہتر گربھم آدھات" باپ بیٹی کو حاملہ کرتا ہے۔

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں اس قسم کے بہت سے حوالجات دئے گئے ہیں کہ جن میں باپ کو بیٹی کا حاملہ کرنیوالا کہا گیا ہے سوامی دیانندجی ان منتروں میں استعارہ بتلاتے ہیں۔ سردست ہم اسکو بھی تسلیم کئے لیتے ہیں پس اس استعارہ پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ویدک زمانہ میں باپ اپنی بیٹی کو حاملہ کرتا تھا کہ جس کو دیکھکر یہ استعارہ باندھ لیا گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر باپ اور بیٹی کا وواہ ناجائز ہوتا تو اس استعارہ کو ایشور بیان ہی کیوں کرتا اور اس قدر کثرت کے ساتھ بار بار اس استعارہ کا بیان کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ باپ اور بیٹی کا وواہ ضرور ہونا چاہئے ورنہ ایسا استعارہ ویدوں میں ایشور جی نہ دیتے۔ چہارم یہ کہ اگر اس استعارہ سے مقصد باپ اور بیٹی کے وواہ کی طرف اشارہ کرنا نہ ہوتا تو ویدوں میں کسی جگہ تو باپ بیٹی کی شادی کا امتناع ہوتا۔ حالانکہ چاروں ویدوں کو پڑھ جاؤ مگر کسی منتر میں بھی باپ بیٹی کی شادی کا نشیدھ نہیں اگر کسی منتر میں باپ بیٹی کی شادی کی ممانعت کا ذکر ہے تو آریہ لوگ پیش کریں۔

ویدک ایشور کے اس استعارہ کو بیان کرنے کا مطلب بیان کریں ورنہ وید کی اس آگیا کا پالن کرکے اصلی ویدک دھرم یعنے وام مارگ کا پرچار کریں۔

(۴) مسئلہ نیوگ بیٹی سے نکاح کو جائز ٹھیراتا ہے

آریہ سماج کا مسئلہ نیوگ بھی اپنی بیٹی سے نکاح کو جائز ٹھیراتا ہے۔ اس مسئلہ کی رو سے نطفہ دینے والا باپ نہیں کہلاتا۔ ایسی صورت میں آریہ سماج کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ ایک عورت نے اپنے بیاہتا خاوند کے لیے اولاد حاصل کرنے کی غرض سے کسی غیر مرد سے کہ جو ان کے کل اور گوتر کا نہیں نیوگ کیا۔ اس کے ہاں اس سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب یہ لڑکی اس نیوگ کرنے والے کی تو بیٹی نہیں بلکہ اسکے اصلی خاوند کی بیٹی کہلائیگی

اور اسی کی جائداد کی وارث ہوگی (بشرطیکہ اس کا اور کوئی بھائی نہ ہو) اب آریہ دوست سوچ بچار کر جواب دیں کہ اس لڑکی کا نکاح اس نیوگ کرنے والے سے یا اسکے بیٹے سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو موانعات نکاح وید اور دھرم شاستر کی سند سے بیان کئے جائیں۔

(۵) مسئلہ تناسخ کی رُو سے ماں اور بہن سے نکاح کا جواز

ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مگر اس سے کچھ عرصہ کے بعد اس کی ماں اور بہن فوت ہوگئیں اور انہوں نے کسی اور گھر میں جو اس کل خاندان سے علیحدہ تھا جنم لیا۔ اب ہندو دھرم شاستر کی رو سے اس لڑکے اور اس اسکی پورجنم کی ماں اور بہن سے نکاح جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو ہر ایک شخص کو اسکی شادی کی وقت ایشور جی سے اطلاع ملنی چاہیئے کہ اس سے شادی مت کرو یہ تمہاری پچھلے جنم کی اماں جان ہیں یا بہن ہیں۔ ورنہ کیا تعجب ہے کہ اس مسئلہ کی رو سے ہندو دہرم میں اکثر نکاح ماں بہنوں سے ہی ہوتے ہوں اگر یہ کہا جائے کہ ماں باپ تو جسم کے اعتبار سے ہوتے ہیں۔ روح کے اعتبار سے نہیں تو مرے ہوئے تینوں دباپ دادوں کے شرادھ ناجائز ٹھہرے۔ اور شرادھ تو ویدوں سے ثابت ہیں۔ آریہ سماج صرف عقلی ڈھکوسلوں سے شرادھ کی تردید کرتی ہے۔ ورنہ منقولی طور پر تو یہ دہرم شاستر اور ویدوں سے صاف طور پر سدھ ہیں۔

(۶) چچا، پھوپھی وغیرہ کی بیٹی سے نکاح اور دہرم شاستر

ہندو دوستوں سے ہمارا سب سے پہلا مطالبہ تو یہ ہے کہ وہ چاروں ویدوں کے کسی منتر سے یہ ثابت کریں کہ چچی پھوپھی وغیرہ کی لڑکی سے نکاح ناجائز ہے۔ ان لوگوں کے پاس لے دے کر منوسمرتی کا ایک اشلوک ہے اور اسی کو سوامی دیانند نے بھی پیش کیا ہے۔ اور کوئی وید منتر اسبارہ میں پیش نہیں کیا۔ اول تو یہ امر ظاہر ہے کہ منوسمرتی۔ بالمیکی رامائن سے بعد کی کتاب ہے کیونکہ یہ ایک مسلمیات ہے کہ بالمیکی رامائن سب سے پہلے مقفے نظم ریدیہ ودھا) ہے اور اسی لئے اسکو آدی کا بیہ سب سے پہلی نظم کہا جاتا ہے۔ بھر بھرگو منو کا ہمعصر ہے کہ جس نے منو جی سے اسکو روایت کیا ہے اور یہ بھرگو رشی بالمیک سے بہت پیچھے ہوا ہے۔ ایسی صورت میں یہ رشم بالکل نئی پائی جاتی ہے۔ دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ منو میں تحریف سوامی دیانند جی کو مسلم ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش سملاس چہارم پس جب وید میں اس قسم کے نکاح کی ممانعت نہیں تو منوسمرتی کا شلوک وید ورودھ ہوکر بعد کی ملاوٹ ماننا پڑے گا۔ اب ہم منو کے اس شلوک پر غور کر لیتے ہیں تو اس سے بھی اس قسم کے نکاح ناجائز ثابت نہیں ہوتا۔ منو کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

"جو استری ماتا کے رشتہ سے نہ ہو اور جو باپ کی گوت سے نہ ہو برہمن۔ چھتری اور ویش کے بیاہ اور جماع میں قابل تعریف ہے"

ان الفاظ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہاں کسی قسم کے بیاہ کی حرمت کا فتوے نہیں بلکہ کہا صرف اسقدر گیا ہے کہ جو عورت ماں کے رشتہ اور باپ کی گوت سے نہ ہو۔ برہمن چھتری اور ویش اقوام کے لئے اسکے ساتھ نکاح قابل تعریف یعنی افضل ہے۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ باقی قسم کے نکاح حرام ہیں۔ منو کے اس اشلوک کو اگر ان معنوں میں نہ لیا جائے تو سب سے پہلے ہندو دھرم کے بہت بڑے اوتار کرشن جی پر ہی اسکی زد پڑتی ہے کہ انہوں نے ارجن کا وواہ اپنی بہن سے کیوں کرا دیا کہ جو رشتہ کے لحاظ سے ارجن کی پھوپھی کی لڑکی تھی چنانچہ سکھ ساگر کے دسویں اسکندھ میں صاف لکھا ہے کہ "ارجن اپنے گھر پہنچکر ویدانوسار سبھدرا سے وواہ کرکے سنساری سکھ اٹھانے لگا" جس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ پھوپھی کی لڑکی سے نکاح وید کے مطابق ہے۔ اسی کرشن جی کے بیٹے پردمن کا نکاح اپنی سگی ماسی کی لڑکی رکماوتی سے ہوا چنانچہ شری مد بھاگوت میں لکھا ہے کہ "وید کے حکم کے مطابق بھانجے کو بیٹی دیتے ہیں" اسلئے رکماوتی کا وواہ پردمن سے کرکے شری کرشن سے نئی رشتہ داری کروں گا" سکھ ساگر دسواں اسکندھ)

ہمارے ہندو دوستوں کو مندرجہ بالا مضمون سے پتہ لگ گیا ہوگا کہ وید بیاہ شادی کے رشتہ ناطہ کے بارہ میں کسقدر خاموش ہے کہ صاف طور پر ایک جگہ بھی یہ نہیں بتلاتا کہ کن عورتوں سے رشتہ جائز اور کن سے ناجائز ہے اگر ویدوں میں صریح الفاظ میں بہن بھائی اور ماں کے ساتھ شادی کی ممانعت ثابت ہوتی ہوتی تو ویدوں کا سترڈھالو شاکت مت کم از کم ماں بہن کے ساتھ تو شادی کو جائز قرار نہ دیتا۔ ہاں یہ فخر قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ وہ نہایت تفصیل کے ساتھ بتلاتا ہے کہ کن عورتوں کے ساتھ شادی کرنی چاہیئے اور کن کے ساتھ نہیں کرنی چاہیئے پس اگر تم کامل مکمل کتاب الہامی کی تلاش میں ہو تو یاد رکھو کہ وہ صرف قرآن شریف ہی ہے۔

(عبدالحق)